سوال

میری نظر کمزور ہے اور میں نظر کی عینک استعمال کرتا ہوں، میں جو صفات اپنی شریک حیات میں دیکھنا چاہتا تھا ان میں یہ بھی شامل تھا کہ اس کی نظر صحیح ہوتا کہ ہماری نظر میں توازن پیدا ہوسکے، لیکن عقد نکاح اور رخصتی کے بعد مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری بیوی ایک آنکھ کی نظر کمزور ہونے اور ٹیڑھی ہونے کی بنا پر لینز لگاتی ہے، میں نے سوچا کہ یہ تھوڑا سا نقص ہے جو لیزر کے ساتھ دور ہو جائیگا، لیکن کچھ مہینوں کے بعد اسے حمل ہوگیا اور میں نے ایک لیڈی ڈاکٹر کو چیک کرایا تو اس نے انکشاف کیا کہ اس نے جس آنکھ میں لینز لگا رکھا ہے وہ بہت ہی زیادہ کمزور ہے اسے صحیح کرنے کےلیے لیزر کے ساتھ علاج کرنا مستحیل ہے ہمارے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جب وہ دو برس کی عمر کا ہوا تو میں نے اسی ڈاکٹر کو چیک کرایا تو اس نے بچے کی نظر بھی شدید کمزور پائی اور اب وہ نظر کی عینک استعمال کرتا ہے میں ایک نئے حمل سے خوفزدہ ہوں کہ کہیں اسے بھی یہی نظر کی کمزوری نہ ہو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں اس شادی سے خوش نہیں محسوس کرتا ہوں کہ میری بیوی نے مجھے دھوکہ دیا ہے کہ اس نے مجھے اس عیب کا بتایا نہیں، اور ہر وقت غمزدہ رہتا ہوں اور اکثر اس کو طلاق دینے کا سوچتا رہتا ہوں، لیکن بیوی اور اپنے بچے کے انجام کا خطرہ ہے کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ شادی استخارہ کرکے کی تھی لیکن جو ہونا تھا وہ ہوچکا، اور اللہ نے جو چاہا کیا جو مقدر تھا وہ ہوا، آپ مجھے کوئی مشورہ دیں کیونکہ میں بہت زیادہ پریشان ہوں، اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے

جواب

الحمد للہ

اول :

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھیں اور اسے طلاق دینے کا مت سوچیں، اور اس کے متعلق اللہ سے ڈریں، اور اس کے ساتھ اچھا معاملہ اور حسن سلوک کریں اور آپ دونوں اپنی اولاد کی تربیت کا خیال کریں تا کہ اسے اللہ تعالی کی اطاعت اور احسان کی پرورش کریں کیونکہ بچوں کی اچھی تربیت ایک ایسا بہت اور اچھا عمل ہے جو وہ اپنے رب کے سامنے پیش کرتا ہے

اور انسان کو علم نہیں کہ اس کےلیے اور اس کے خاندان اور گھر والوں کے کہاں خیر و بھلائی ہے، ہوسکتا ہے اس کےلیے یہ بہت بڑی خیر ہو جو اللہ نے اسے دی ہے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں ان کی آزمائش اور ابتلاء ہو جسے وہ پسند کرتا ہے اور اس میں جو دل چاہتا ہے کہ اس کا مالک بنے اس میں فتنہ ہو اور اس میں ایسی بھی ہے جسے ہم روک نہیں سکتے

ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اس کی اولاد خوبصورت ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا کرنا شریعت کے مخالف نہیں ہے، کیونکہ ایک مباح کی تمنا کر رہا ہے، لیکن جب اللہ تعالی نے اس کے مقدر میں کوئی دوسری چیز کردی تو پھر مسلمان کےلیے اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے، اسے علم نہیں کہ اللہ تعالی نے اس کو اور اس کی اولاد خوبصورتی نہ دے کر فتنہ و غرور اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے میں سے کیا چیز کو دور کیا ہے

اسی لیے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اللہ تعالی ہماری خلقت کی بنا پر ہمیں اجر و ثواب اور سزا نہیں دیگا، بلکہ سزا و اجر و ثواب تو عمل اور اخلاق کی بنا پر ہو گا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بلاشبہ اللہ تعالی تمہاری شکلوں اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتا، بلکہ اللہ تعالی تو تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2564).

ذرا غور کریں درج ذیل حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خوبصورتی کے آثار بتائیں ہیں کہ کس طرح خوبصورت شخص کواپنے آپ پر گھمنڈ ہوا اور وہ اچھا و خوبصورت سمجھنے لگا اور پھر اسی وجہ سے اس کی دنیاوی و اخروی ہلاکت ہوگئی

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک شخص اپنے جبہ میں چل رہا تھا اور اسے اپنا آپ اچھا لگنے لگا اس نے اپنے بال کنگھی کیے ہوئے تھے کہ اللہ تعالی نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں ہی دھنستا رہے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5452) صحیح مسلم حدیث نمبر (2088).

اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید کے بارہ میں اوپر ہم ایک بار عام اور ایک بار خاص کر بیوی کے متعلق کلام کرچکے ہیں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا سمجھو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو البقرۃ (216).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

تم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بودوباش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو، لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور اللہ تعالی اس میں بہت ہی بھلائی کردے النساء (19).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یعنی : ہوسکتا ہے کہ تمہارا ان کو ناپسند کرنے کے باوجود انہیں اپنے ساتھ رکھنے پر صبر کرنا تمہارے لیے دنیا و آخرت کے لیے بہتر ہے، جیسا کہ اس آیت کے بارہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں :

" وہ اس پر نرمی کرے اور اس سے اس کا بیٹا پیدا ہوجائے اور اس بچے میں اس کے لیے خیر کثیر ہوگی

صحیح حدیث میں ہے :

"کوئی بھی مومن مرد کسی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر وہ اس کی کوئی خصلت سے ناراض ہوگا تو کسی دوسری خصلت سے راضی ہوجائیگا"

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (243/2).

دوم :

ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے اپنی بیوی میں جو عیب پایا ہے اگر وہ ان میں عیوب میں سے ہوتا جس کی بنا پر آپ کے لیے نکاح فسخ کرنا اور آپ نے اسے جو کچھ دیا ہے وہ واپس لینا جائز ہوتا تو پھر آپ کے لیے اب اس حق کا مطالبہ کرنا جائز نہ تھا؛ کیونکہ آپ نے اس پر راضی ہو کر اس حق کو ساقط کردیا تھا، اور آپ نے اس پر صبر کیا تھا اور اسے برداشت کر لیا تھا

تو پھر کیا ہو گا جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ ان عیوب میں شامل ہے جس سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور آپ نے جو کچھ دیا ہے اسے واپس لینا جائز ہے یہ مسئلہ علماء میں اختلافی مسئلہ شمار ہوتا ہے

اور علماء کے اقوال میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ حکم ان عیوب کا ہو گا جو نفرت کا باعث ہیں، اس کے علاوہ کسی عیب میں نہیں، اور علماء کا اتفاق ہے کہ جب اس کا علم ہو جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے تو یہ حق ساقط ہو جاتا ہے

ہم آپ کو یہی مشورہ دیتے ہیں، اور اللہ تعالی نے آپ کے لیے طلاق دینا مشروع کیا ہے، اور اگر آپ اسے اچھے اور احسن طریقہ سے رکھنا چاہتے ہیں اور اسے اس کے حقوق دینا چاہتے ہیں اور اپنی زندگی سے غم و ندامت دور کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ ہم آپ سے یہی چاہتے ہیں اور ان شاء اللہ آپ سے امید بھی کرتے ہیں تو آپ اس پر عمل کریں جو ہم نے آپ کو نصیحت کی ہے، اور آپ زیادہ بچے پیدا کرنے کی کوشش کریں اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں، اور ڈاکٹر حضرات کی باتوں پر دھیان مت دیں کیونکہ اولاد کی صفات اس غیب میں سے ہیں جس کا علم صرف اللہ عزوجل کو ہے کسی اور کو نہیں

اور اگر آپ کا بیوی کو اپنی عصمت میں باقی رکھنا نئے سرے سے ندامت کا باعث بنے اور غمزدہ کرے اور آپ اسے اس کے حقوق نہ دے سکیں تو پھر آپ کے لیے اسے اپنے پاس رکھنا حلال نہیں بلکہ اسے طلاق دینا واجب ہو جائیگا، اور آپ کے لیے اس کو اس کے سارے مالی حقوق ادا کرنا ضروری ہونگے

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ درج ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر میں کہتے ہیں :

تم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بودوباش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو، لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور اللہ تعالی اس میں بہت ہی بھلائی کر دے النساء (19).

یعنی : تمہارے اے خاوندوں لیے ضروری ہے کہ تم اپنی بیویوں کو ناپسند کرنے کے باوجود اپنے پاس رکھو؛ کیونکہ اس میں بہت بڑی خیر ہے، اس میں اللہ کے حکم کی پیروی اور اس پر عمل کرنا، اور اللہ کی وصیت کو قبول کرنا جس میں دنیا و آخرت کی سعادت پائی جاتی ہے

اور اس میں یہ بھی شامل ہے : بیوی سے محبت نہ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس کے ساتھ رکھنے پر مجبور کرنے میں نفس کے ساتھ جہاد اور اخلاق حمیدہ اختیار کرنا ہے، اور ہو سکتا ہے وہ کراہت و ناپسندیدگی ختم ہو جائے، اور بیوی سے محبت کرنے لگو، جیسا کہ عام طور پر واقع بھی ہے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے نیک و صالح بیٹا پیدا ہو جائے جو دنیا و آخرت میں والدین کو فائدہ دے

اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب خاوند بیوی کے لیے اپنے پاس رکھنا ممکن ہو اور اس میں کوئی مانع نہ ہو، اور اگر علیحدگی اور جدائی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اور بیوی کو اپنے پاس رکھنا ممکن نہ ہو تو پھر اسے اپنی عصمت میں رکھنا لازم نہیں

دیکھیں : تفسیر السعدی (172).

واللہ اعلم.